بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

روزنامہ

لاہور

چہارشنبہ

سنی ۷ چندہ

سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲ ½ "
قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲	۹ احسان ۱۳۲۷ ہش	۳۰ رجب ۱۳۶۷ ھ	۹ جون ۱۹۴۸ ء	نمبر ۱۲۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۹ ماہ احسان:- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی قدرے علیل ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ حضرت ممدوحہ کو خدا تعالیٰ جلد از جلد صحت دے۔

ہندوستان بین الاقوامی کمیشن کی تحقیقات سے کیوں پریشان ہو گیا ہے

پنڈت نہرو کی شکایت کے متعلق وزیر اعظم پاکستان کا بیان

کراچی ۸ جون:- آج تیسرے پہر مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان نے ایک بیان دیتے ہوئے کشمیر کمیشن کے متعلق پنڈت نہرو کی اس شکایت کا ذکر کیا۔ کہ سکیورٹی کونسل نے کمیشن کے دائرہ عمل کو کیوں بڑھا دیا۔ اور اسے کیوں پاکستان کی طرف سے پیش کردہ شکایات کی تحقیقات کرنے کا بھی اختیار دے دیا گیا۔

آپ نے کہا۔ پنڈت نہرو نے اس سلسلہ میں وہی فرسودہ دلائل دیئے ہیں جنہیں اس سے قبل کئی بار سلامتی کونسل میں بھی پیش کیا گیا۔ اور کونسل میں کسی نے بھی ان کی طرف دھیان دینا مناسب نہیں سمجھا۔ پنڈت نہرو کی شکایت بے جا ہے۔ کیونکہ کمیشن کے دائرہ عمل کو کونسل کی ۲۰ جنوری والی قرارداد کے مطابق وسیع کیا گیا ہے۔ اور اس قرارداد کو ہندوستان نے بھی منظور کر لیا تھا۔

آپ نے کہا۔ انڈین یونین نے بذات خود کشمیر کا معاملہ یو۔ این۔ او میں پیش کر کے اب اس سے تعاون کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ دراصل اس انکار کی تہ میں یہ خواہش کار فرما ہے۔ کہ سردیاں ختم ہو چکی ہیں اور گرمیوں میں کشمیر میں فوجی فتح حاصل کر لی جائے گی۔ وزیر اعظم پاکستان نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ اگر ہندوستان سمجھتا ہے۔ کہ پاکستان کی پیش کردہ شکایات غلط ہیں۔ تو وہ ایک بین الاقوامی کمیشن کی طرف سے ان شکایات کی تحقیق کرانے سے کیوں ڈرتا ہے۔ اس کی گھبراہٹ اور پریشانی صاف بتاتی ہے۔ کہ اسے اپنے دعوے کی صداقت پر یقین نہیں ہے۔ آخر میں مسٹر لیاقت علی خان نے کہا ہندوستان نے متواتر ہماری سرحدوں پر حملے کئے ہیں معاہدوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور ہر طرح ہمیں زک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن پاکستان چونکہ امن کا خواہاں ہے اس لئے اس نے اب تک ان امور کو صبر سے برداشت کیا ہے لیکن مجھے امید ہے کہ ہندوستان اب ہمارے صبر کو زیادہ نہیں آزمائے گا۔ اور ایسا طریق اختیار کرے گا۔ جس کی بدولت ہمارے باہمی تعلقات خوشگوار ہو سکیں۔

ریاست حیدر آباد کی اکثریت انڈین یونین سے الحاق کے خلاف ہے

سید قاسم رضوی کی تقریر

حیدر آباد ۸ جون:- آج مملکت نظام کے طول و عرض میں خود مختاری کا دن منایا گیا۔ اس موقعہ پر مجلس اتحاد المسلمین کے صدر سید قاسم رضوی نے پسماندہ اقوام کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ریاست حیدر آباد انڈین یونین میں شامل ہو یا خود مختار رہے؟ اس سوال کے متعلق استصواب رائے کرنے سے ہم ہرگز نہیں ڈرتے۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے۔ کہ ریاست کے باشندوں کی اکثریت اپنی خود مختاری کو قائم رکھنے کے حق میں ہے۔ اور استصواب رائے کا نتیجہ یقیناً انڈین یونین کے خلاف ہو گا۔

آپ نے کہا۔ ریاست کے مسلمان اور پسماندہ اقوام کی مجموعی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ ہے اور اس طرح ریاست کی دو کروڑ کی آبادی میں انہیں اکثریت حاصل ہو جاتی ہے۔

کشمیر کی صورت حالات

امرتسر ۸ جون:- وادی لداخ میں آزاد فوج سری نگر کی طرف پیش قدمی کرتی ہوئی آگے بڑھ گئی ہے۔ آج ہندوستانی دستوں نے آزاد فوج کی چوکیوں پر بمباری کی۔ اسی طرح کوٹلی کے محاذ پر بھاری توپوں سے حملہ کیا گیا۔ لیکن انہیں کافی نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔

ایک غلط شکایت کی تردید

لاہور ۸ جون محکمہ تعلقات عامہ نے اطلاع دی ہے کہ بعض اخبارات میں اس امر کی شکایت کی گئی ہے کہ مغربی پنجاب کی حکومت نے پاکستانی فوج کے سپاہیوں کے کنبوں کے ساتھ زمین کی تقسیم اور جانچ پڑتال کے بارے میں ترجیحی سلوک کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ زمین صرف اسکو دی جاتی ہے جو اس کا حقدار ہو۔ اور اس سلسلہ میں کسی کے ساتھ کوئی ترجیحی سلوک روا نہیں رکھا جاتا۔

پندرہ ہزار اشخاص کے لئے روزگار مہیا کیا گیا!

لاہور ۸ جون محکمہ تعلقات عامہ کی اطلاع مظہر ہے کہ مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد کے محکمہ بحالیات و روزگار نے مئی کے آخری ہفتہ کے دوران میں ۴۶۲ افراد کے لئے ملازمت کا بندوبست کیا۔ اس محکمہ نے بڑے بڑے شہروں میں جو دفاتر روزگار قائم کر رکھے ہیں ان دفتروں میں ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے اب تک ۶۵۵۸۷ افراد نے ملازمت کے لئے اپنے نام درج رجسٹر کرائے ان میں سے پندرہ ہزار سے زیادہ افراد کو ملازمتیں مہیا کی گئی ہیں۔

تقسیم زمین کی جانچ پڑتال کی مہم

لاہور ۸ جون محکمہ تعلقات عامہ کی طرف سے یہ اطلاع ہے۔ کہ مغربی پنجاب کی حکومت نے زمین کی تقسیم کی جانچ پڑتال کی جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر گزشتہ چھ ہفتوں کے دوران میں ایک لاکھ اسی ہزار ایکڑ کے قریب زمین ناجائز قبضے سے نکالی جا چکی ہے۔ اس زمین پر ایک لاکھ تیس ہزار سے زیادہ پناہ گزینوں کو آباد کیا جا چکا ہے۔

مختلف اضلاع میں ڈپٹی کمشنروں نے زمین کی جو جانچ پڑتال شروع کر رکھی ہے۔ اس کے نتیجہ میں ایک لاکھ ۱۵ ہزار ایکڑ زمین برآمد ہو چکی ہے۔ تقسیم اراضی کی جانچ پڑتال کرنے والی کمیٹی نے گزشتہ چھ ہفتوں کے دوران میں اضلاع شیخوپورہ، منٹگمری، گوجرانوالہ، لائلپور، لاہور اور سیالکوٹ کے متعدد دیہات کا دورہ کر کے ۳۸ ہزار ایکڑ زمین ناجائز قبضے سے نکالی۔ کمیٹی موقع پر تمام شکایات سن کر تقسیم اراضی میں ہیر پھیر دور و بدل کر دیتی ہے۔ اس کمیٹی کا تقرر چھ ماہ کے لئے ہے۔ لیکن اگر ضرورت ہوئی۔ تو اس کی میعاد بڑھا دی جائے گی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی۔

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ سے طبع کرا کر ۳۰ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

تاریخ غلامان اسلام میں سے کچھ !

(از مکرم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

(۲)

(۳) حضرت ابو العالیہ ایک عورت کے غلام تھے بحالت غلامی ہی قرآن مجید پڑھا۔ شوق تلاوت اس قدر بڑھا۔ کہ ایک رات میں ایک ختم کر لیتے اور دن کو اپنی آقا کا کام۔ پھر قرآن مجید کی تفسیر کا علم حاصل کیا۔ تفسیر و قرأت کے ساتھ حدیث میں بھی کمال حاصل کیا۔ حضرت ابن عباس آپ کا بہت احترام کرتے۔ جب بصرہ کے گورنر تھے اور ابو العالیہ آپ کے پاس آئے۔ تو تخت پر اپنے ساتھ ہی بٹھایا جو قریش کے ایک شخص نے کہا یہ غلام ہیں؟ ابن عباس نے فرمایا مجھے معلوم ہے۔ علم غلاموں کو تخت پر بٹھاتا ہے۔

(ب) خود بیان فرمایا کہ حضرت علی و معاویہ کی جنگ میں شریک ہونے کے لئے میدان میں جا پہنچا۔ لیکن جب دیکھا کہ دونوں فریق نعرہ تکبیر بلند کرتے ہیں۔ تو شرم آئی اور شام کو لوٹ آیا۔

(ج) ابو خلدہ کا بیان ہے۔ کہ ابو العالیہ کا خادم میرے سامنے ایک سربمہر دسترخوان لایا۔ جس میں مٹھائی کے ٹکڑے تھے۔ آپ نے اس میں سے دس اس کو دیئے۔ اور مجھ سے فرمایا۔ کہ اگر یہ خیانت کرتا۔ تو اتنی ہی کر سکتا۔ سربمہر دسترخوان سے بچنے کے لئے منگواتا ہوں۔

(د) وصیت فرمائی۔ کہ میرا ترکہ بیوی کا حق دینے کے بعد تین حصوں میں تقسیم ہو۔ ایک تہائی تبلیغ۔ ایک فقراء مسلمین کو اور ایک اہل بیت نبوی کو نذرانہ

(۴) حضرت عطاء بن یسار حضرت میمونہ کے غلام تھے فرماتے ہیں۔ دنیا میں آنا تو آسان ہے۔ لیکن اللہ کی طرف جانا سخت دشوار

انتقال کے وقت بہن پاس بیٹھی تھی۔ رونے لگی فرمایا روتی کیوں ہو۔ جو گوشہ میں تمہیں چھوڑ جاتا ہوں۔ اس میں اٹھارہ ہزار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا ہے۔

(۵) حضرت ربیعہ ان کے والد آل منکدر کے غلام تھے۔ فروخ نام۔ بنو امیہ کے عہد میں ایک مہم پر جانا پڑا۔ بیوی کو تیس ہزار درہم چلتے ہوئے دے گئے۔ اور خود کچھ ایسے حالات پیش آئے کہ ۲۷ برس بعد مدینہ میں لوٹے۔ جب گئے۔ تو ربیعہ شکم مادر میں تھے۔ والدہ نے ان کی تعلیم و تربیت اعلیٰ کی کہ تیس ہزار درہم خرچ کر ڈالے۔ فروخ نے اپنے گھر کے دروازے پر دستک دی بحالیکہ گھوڑے پر سوار نیزہ بدست تھے۔ ربیعہ باہر نکلے۔ تو فروخ جو پہچانتا نہیں تھا۔ بولا کہ تو کون میرے مکان پر قابض ہے۔ ربیعہ نے جواب دیا۔ کہ تم مداخلت بیجا کرنے والے کون۔ بات بڑھ گئی۔ لوگ اکٹھے ہو گئے۔ امام مالک جو حضرت ربیعہ کے درس میں شریک ہوتے تھے آ گئے۔ انہوں نے بیچ بچاؤ کیا۔ اور پوچھا آپ کون ہیں۔ جب انہوں نے اپنا اتا پتا بتایا۔ تو بیوی ربیعہ کی ماں نے بھی یہ گفتگو سن لی اور باہر نکل آئی۔ اور کہا یہ تو میرے شوہر ہیں۔ یہ جب میدان جنگ میں گئے۔ ربیعہ میرے شکم میں تھے۔ تب دونوں باپ بیٹا گلے لگ کر ملے۔ فروخ نے اس روپے کی نسبت پوچھا جو وہ جاتے ہوئے دے گئے تھے۔ بیوی نے کہا۔ ٹھہرو۔ روپیہ ضائع نہیں ہوا۔ سب کچھ بتا دوں گی۔ صبح بیوی نے خاوند سے کہا نماز کا وقت ہے مسجد میں جا کر نماز پڑھو نماز کے بعد حضرت ربیعہ مسند نشین ہوئے۔ ہاں امام مالک اور دیگر اعیان مدینہ موجود مجلس میں تحصیل علم کے لئے بیٹھ گئے۔ فروخ بھی یہ علمی حلقہ دیکھ کر آگے بڑھے۔ لوگوں نے تو رستہ کر دیا مگر ربیعہ حیا کی وجہ سے سر جھکائے بیٹھے رہے۔ فروخ پہچان نہ سکے۔ کیونکہ ان کے سان گمان میں بھی اپنے بیٹے کا یہ مقام نہ تھا۔ لوگوں سے پوچھا یہ کون ہے۔ جب انہوں نے بتایا کہ آپ ہی کا بیٹا تو ہے۔ تو پھولے نہ سمائے۔ گھر آ کر یہ کیفیت بیان کی۔ تو بیوی نے موقعہ پا کر پوچھا۔ کہ تیس ہزار درہم لیں گے یا اپنے بیٹے کا یہ مرتبہ۔ آپ نے کہا میں سمجھ گیا۔ تیس ہزار درہم کی اس شان کے مقابل میں کیا حقیقت ہے۔

(ب) ایک دفعہ سفاح نے آپ کو تحفۃً پچاس ہزار درہم بھیجے آپ نے واپس کر دیئے۔ خدمت کے لئے ایک کنیز پیش کی وہ بھی رد کر دی

(ج) آپ کے حلقہ درس مسجد نبوی میں راوی کا بیان ہے۔ چالیس چوٹی کے علماء صاحب جبہ و دستار شامل ہوتے تھے۔

(د) حضرت ربیعہ بہت لسّان تھے اور بیر گو۔ آپ اپنی مجلس میں تقریر فرما رہے تھے۔ ایک اعرابی آ نکلا آپ نے تقریر کے بعد اس سے پوچھا جانتے ہو بلاغت کیا ہے۔ اعرابی بولا چھوٹے الفاظ میں اپنا مطلب بیان کرنا۔ آپ نے پوچھا عجز فی البیان کیا ہوتا ہے اس نے جواب دیا۔ یہ وہ عارضہ ہے۔ جس میں تم مبتلا ہو۔ آپ کو ندامت ہوئی۔ کیونکہ غالباً آپ نے اس خیال سے یہ بات اس سے پوچھی تھی۔ کہ وہ آپ کی فصاحت و بلاغت کا قائل ہو جائے گا۔

(۶) حضرت عبد اللہ بن مبارک حنظلہ کے ایک شخص کے غلام تھے۔ نہایت متقی۔ ایک دفعہ ان کے آقا نے کہا۔ میرے لئے ترش انار لاؤ۔ آپ نے جو انار پیش کیا۔ وہ شیریں نکلا۔ آقا نے کہا۔ تمہیں اتنی بھی تمیز نہیں کہ ترش و شیریں انار میں امتیاز کر سکو۔ آپ نے جواب دیا صاحب! آپ نے مجھے حفاظت کے لئے مقرر کیا۔ ترش و شیریں چکھنے کی اجازت نہیں دی۔ اس لئے مجھے کیا علم ہے۔ ترش کون سا انار ہو سکتا ہے۔ اور شیریں کونسا۔ آقا اس دیانتداری پر دنگ رہ گیا۔

(ب) ایک مرتبہ آقا نے ان سے کہا۔ کہ میری بیٹی جوان ہو چکی ہے۔ اس کی شادی کس سے کی جائے آپ نے کہا یہودیوں کو مال اور داماد کی جستجو ہوتی ہے۔ اور عیسائیوں کو حسین و جمیل کی۔ مگر اہل اسلام کو فعلیک بذات الدین یعنی دیندار پسندیدہ ہے۔ آقا نے جواب پسند کیا۔ اور اپنی بیوی سے کہا۔ مبارک سے اچھا داماد کون ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آپ ہی سے شادی کر دی۔

(ج) آپ عشاء کی نماز پڑھ کر مسجد سے نکل رہے تھے۔ دروازے پر علی بن الحسن کا بیان ہے مجھ سے ملاقات ہوئی۔ اور ایک حدیث پر مذاکرہ شروع ہو گیا۔ کھڑے کھڑے اتنی طوالت ہوئی۔ کہ موذن نے صبح کی اذان دے دی۔

(د) آپ اکثر گھر ہی میں بیٹھے رہتے۔ کسی نے پوچھا۔ آپ کو تنہائی میں وحشت نہیں ہوتی؟ فرمایا وحشت کیوں ہونے لگی۔ جب کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (تو غسل فی الاحادیث)

(ہ) خلیفہ ہارون الرشید رقہ میں فروکش تھے کہ لوگوں کو خبر ملی۔ عبد اللہ بن مبارک آ رہے ہیں۔ تمام شہر اور گرد و نواح کے لوگ ہزاروں کی تعداد میں استقبال کے لئے دوڑے۔ یہ نظارہ جب خلیفہ کے ایک حرم نے چھت سے دیکھا تو بے ساختہ کہا۔ اصل بادشاہی تو ان کو حاصل ہے۔

(و) آپ پہلی مرتبہ حماد بن زید سے ملے۔ تو انہوں نے پوچھا۔ کہاں سے آ رہے ہو۔ جواب دیا خراسان سے۔ خراسان کے کسی شہر سے۔ مرو سے تو حماد نے کہا۔ وہاں ایک شخص ابن مبارک ہیں۔ آپ ان کو جانتے ہیں۔ کہا خوب جانتا ہوں۔ وہ کیسے ہیں۔ یعنی کیا حال ہے۔ کہا دیکھ لیجئے۔ حماد یہ سن کر بے تابانہ اٹھے اور معانقہ کیا۔ کچھ مناسبت تو نہیں۔ لیکن اپنا ایک واقعہ یاد آ گیا۔ ایک مرتبہ جب میرا سن بیس اکیس برس ہو گا۔ والد صاحب کے ساتھ لاہور آیا۔ تو وہ مجھے نواب غلام محبوب سبحانی مرحوم کے مکان پر لائے۔ جن کا خاندان کسی زمانے میں بہت بڑا رئیس تھا۔ آپ شاعر بھی اعلیٰ درجہ کے تھے۔ والد صاحب نے مجھے بتایا کہ ان کی ڈیوڑھی میں نے ہاتھی بندھے دیکھے ہیں۔ باتوں باتوں میں نواب صاحب نے کہا۔ کہ گولیکی میں ایک صاحب اکمل ہیں اچھے ذی علم اور شاعر اور مضمون نگار ہیں۔ ان کو میرا سلام پہنچا دیں۔ والد صاحب نے کہا۔ وہ تو حاضر ہے۔ تو نواب صاحب فرط طرب سے کھڑے ہو گئے۔ معانقہ کیا پھر کہا ایک شعر ہے۔

تقدیر بیک ناقہ نشانید دو محمل
سلمائے حدوث تو و لیلائے قدم را

مدعی تجدید السنۃ شرقیہ شوکت میرٹھی کہتے ہیں۔ دو محمل کی بجائے دو اسوار چاہیئے۔ آپ کی کیا رائے ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ تقدیر کی مناسبت سے تو کبھی بات ہی صلی معلوم ہوتی ہے۔ دو اسوار تو ایک ناقہ پر بیٹھ ہی سکتے ہیں۔ البتہ دو محمل اچنبھے کی بات ہے۔ بہت خوش ہوئے۔ اور کہا میرا بھی یہی خیال ہے کہ دو محمل ہی موزوں ہے۔

اعلان

میں لاہور سے باہر گیا ہوا تھا۔ جن دوستوں نے مجھے یکم اپریل ۱۹۴۸ء سے ۴ رجون ۱۹۴۸ء تک خطوط بھیجے ہیں وہ نہیں ملے ان صاحبان کے لئے اعلان کرتا ہوں وہ براہ مہربانی بندہ کو رتن باغ لاہور کے پتہ پر یاد فرما سکتے ہیں۔ ڈاکٹر سید غلام غوث (صاحب) رتن باغ لاہور

تقرر امرائے جماعتہائے احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں میں اصحاب ذیل کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۹ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔

(۱) پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بہار

امیر سید وزارت حسین صاحب۔ نائب امیر حکیم حکیم خلیل احمد صاحب

(۲) پراونشل انجمن احمدیہ سندھ

امیر۔ ڈاکٹر حاجی خان صاحب

(۳) جماعت احمدیہ بمبئی

امیر۔ مولوی ظفر الاسلام صاحب

(۴) جماعت احمدیہ سید آلہ

امیر:۔ علی محمد صاحب اوائیں:۔

(۵) جماعت احمدیہ حلقہ ڈسکہ:۔ امیر چوہدری نذیر احمد صاحب

(۶) جماعت احمدیہ منڈی بہاء الدین:۔ امیر شیخ فیروز الدین صاحب۔ نائب امیر۔ چوہدری نذیر احمد صاحب امرتسری

(ناظر اعلیٰ)

روزنامہ
الفضل
۹ جون ۱۹۴۸ء

مسٹر شہید سہروردی کا حادثہ

چند دن ہوئے مشرقی پنجاب کی حکومت نے مسٹر شہید سہروردی کا داخلہ ملک میں ممنوع قرار دے دیا۔ ان کو ڈھاکہ میں روک لیا۔ اور کلکتہ واپس کر دیا ہے۔ حکومت نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے۔ کہ موصوف دونوں بنگالوں کو متحد کرنے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ اور آپ کی یہ جدوجہد پاکستان کے مفاد کے خلاف ہے آپ نے اس کے جواب میں فرمایا ہے۔ کہ یہ غلط الزام ہے۔ آپ کی جدوجہد کا مقصد صرف اقلیتوں کا اعتماد بڑھانا ہے۔ تاکہ پاکستان کے ہندو اور ہندویونین کے مسلمان اپنے اپنے وطن میں پڑے رہیں۔ اور ہجرت نہ کریں۔

اب جہاں تک اقلیتوں کے اعتماد پیدا کرنے کا تعلق ہے۔ پاکستان کی پالیسی شروع سے ہی یہی ہے۔ کہ اس کی اقلیتیں ملک کو نہ چھوڑیں۔ اور جہاں تک ہو سکے۔ ان کی ڈھارس بندھائی جائے۔ اگر مسٹر شہید سہروردی کا مدعا اسی کام تک محدود تھا۔ تو مشرقی پنجاب کی حکومت کے لئے ان کے داخلہ پر پابندی عائد کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ کیونکہ وہ پاکستان کی اپنی خواہش کے عین مطابق کام کر رہے تھے لیکن سوال یہ ہے۔ کہ پھر ان پر پابندی کیوں لگائی گئی؟

حقیقت یہ ہے کہ مسٹر شہید سہروردی اپنے خیر سگالی مشن میں بعض وقت ایسی تجاویز پیش کرتے رہے ہیں۔ کہ جن سے وہی شکوک پیدا ہو سکتے ہیں۔ جو شکوک مشرقی پنجاب کی حکومت نے ظاہر کئے ہیں۔ ہم آپ کی اس تصریح کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ آپ کی نیت ہرگز دونوں بنگالوں کو متحدہ کرنا نہیں ہے۔ اور آپ جو کوشش فرما رہے ہیں۔ وہ اس حقیقت کو مدنظر رکھ کر فرما رہے ہیں۔ کہ اب یہ ملک ہند یونین اور پاکستان دو حصوں میں مستقل طور پر تقسیم ہو چکا ہے۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے پچھلے دنوں بعض ایسی تجاویز پیش کیں۔ کہ جو اس نظریہ کے پیش نظر بالکل ناقابل عمل تھیں مثلاً آپ کی متحدہ وزارتوں کی تجویز ظاہر ہے کہ ایسی تجویز جبکہ مغربی پاکستان میں سوائے سندھ کے غیر مسلم موجود ہی نہیں کس طرح مصلحت پر مبنی سمجھی جا سکتی ہے۔ اس کے تو صاف معنی یہی تھے۔ کہ تقسیم کے فیصلہ کو درہم برہم کر دیا جائے۔

ہم اس بات کے حق میں ہیں۔ کہ پاکستان کے اگر کسی صوبہ میں غیر مسلموں کی کافی تعداد پائی جاتی ہو۔ تو ان کو حکومت میں ذمہ دار عہدے ضرور دینے چاہئیں۔ کیونکہ بطور پاکستان کا وفادار شہری ہونے کے ان کے وہی حقوق ہیں۔ جو مسلمانوں کے حقوق ہیں۔ ایک قابل غیر مسلم کو محض اس لئے کہ وہ غیر مسلم ہے کوئی کام سپرد نہ کرنا حکومت پاکستان کا نہ اصول ہے۔ اور نہ ہونا چاہیئے۔ لیکن اس امر کا متحدہ وزارتیں بنانے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایسی وزارتیں تو اسی وقت بن سکتی تھیں جب دونوں ملک تقسیم کے اصولوں میں تبدیلی کرنا منظور کریں۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی انہونی بات ہندیونین تو خیر کیا مانتی۔ پاکستان کے بنیادی اصول کی صریحاً نفی تھی۔

ہمیں معلوم نہیں کہ مشرقی بنگال کی حکومت کے پاس کیا وجوہات ہیں۔ جن سے اس نے مسٹر سہروردی کے متعلق ایسا نتیجہ نکالا ہے۔ کہ آپ کے داخلہ پر پابندی لگانا پڑی۔ لیکن ہمیں اس بات کے قیاس کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے کہ آپ اپنے خیر سگالی مشن میں جائز حدود سے تجاوز کر جانے کے عادی ہیں۔ ہم سے زیادہ کوئی بھی اس بات کا متمنی نہیں۔ کہ ہندیونین اور پاکستان کے تعلقات نہایت دوستانہ اور روادارانہ ہوں۔ اور دونوں میں ایسے معاہدات ہو جائیں۔ کہ دونوں ملکوں کے شہری ایک دوسرے ملک میں آنے جانے میں کوئی دقت محسوس نہ کریں۔ اس لئے ہم مسٹر شہید سہروردی کی جدوجہد کی اس حد تک تعریف کرتے ہیں۔ جہاں تک کہ آپ کی یہ جدوجہد دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کے استحکام تک محدود ہے۔ ہمارے خیال میں خواہ حکومت مشرقی پنجاب کو آپ کے ارادوں کے متعلق کتنے بھی شکوک تھے۔ حکومت کو اتنا سخت اقدام نہیں لینا چاہیئے تھا۔

قومی خدمت

پاکستان کی سب سے بڑی مصیبت یہ ہے۔ کہ عوام تو عوام بڑے بڑے سیاسی لیڈروں میں بھی ابھی خدمت قوم کا وہ صحیح جذبہ پیدا نہیں ہوا۔ جس کی کسی آزاد ملک کو بے حد ضرورت ہوتی ہے۔ بہت سے لیڈر ابھی تک اپنے ذاتی مفاد اور ذاتی رسوخ و شہرت کی خواہشات کی سطح سے اپنے آپ کو بلند نہیں کر سکے۔ کوئی آزاد ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ کوئی ملک اپنی آزادی قائم نہیں رکھ سکتا۔ جب تک ملک میں اکثریت ایسے جانباز بے غرض محب قوم لوگوں کی نہ ہو۔ جو اپنا تن من دھن ملک و قوم اور صرف ملک و قوم کے لئے ہر وقت قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ یہ بات ہم نے محض اس لحاظ سے کہی ہے۔ کہ آجکل دنیا میں ہر قوم اور ہر ملک اپنی قوم اور اپنے ملک کی آزادی کے لئے بے قرار نظر آتا ہے۔

اگر پاکستان کو بھی ہم ایک ایسا ہی آزاد ملک اور ایک ایسی ہی آزاد قوم خیال کریں۔ تو کم از کم اس کے شہریوں سے جس بات کی کم از کم امید کی جانی چاہیئے۔ وہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنی قوم اور اپنے ملک کی آزادی برقرار رکھنے کے لئے اور اس کے وقار اور ناموس کے قیام کے لئے اپنی دولت اپنی جان اپنی عزت سب کچھ نہایت بے غرضی سے قربان کر دیں لیکن پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ ہم نے نہ صرف آزادی ملک کی حفاظت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ بلکہ اسلام کی حفاظت کا بھی عہد کیا ہے۔ اس لحاظ سے ہماری ذمہ داریاں ان لوگوں سے بہت زیادہ ہیں۔ جو صرف ملک و قوم کی آزادی چاہتے ہیں۔ ہم نے نہ صرف ملک کی آزادی کو قائم رکھنا ہے۔ نہ صرف ملک کے رہنے والوں کی جان و مال کو بچانا ہے۔ بلکہ ہم نے اللہ تعالےٰ کی سب سے بڑی نعمت سب سے بڑی امانت جو اس نے ہمارے سپرد کر رکھی ہے۔ اسکی حفاظت بھی کرنا ہے۔ لیکن پاکستان میں کتنے ہیں جو اپنی اس دوہری ذمہ داری کو کماحقہ سمجھ رہے ہیں۔ ہمارے پیشہ ور ہمارے مزدور ہمارے کلرک ہمارے بڑے بڑے سرکاری عہدہ دار ہمارے تاجر ہمارے لیڈر کتنے ایسے ہیں جو اپنے فرائض منصبی اس نقطہ نگاہ سے ادا کر رہے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے عوام کو جانے دیجئے ہمارے وہ لوگ جن کو عوام کے سامنے ایک اچھا نمونہ پیش کرنا چاہیئے تھا۔ جن کو اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں ایسا انہماک ظاہر کرنا چاہیئے تھا۔ کہ لوگ ان کی قربانیاں دیکھ کر اپنے دل مضبوط کرنا سیکھتے۔ افسوس ہے کہ وہی ایسے مضحکہ خیز مظاہرے کر رہے ہیں۔ کہ عوام کو ان پر بالکل اعتماد نہیں رہا۔ اور ان کے حوصلے بجائے بڑھنے کے گھٹ رہے ہیں۔ کیا ہمارے لیڈر تبدیلی پیدا کریں گے؟

سچی بات

پنڈت نہرو وزیر اعظم ہند یونین نے ایشیائی اور مشرق بعید کی اقتصادی کانفرنس کے افتتاح کے وقت تقریر میں فرمایا تھا۔ کہ کشمیر میں جھگڑا مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان ہے اور کہ ہم نے حکمران کے بلاوا پر نہیں بلکہ مسلمانوں کے بلاوا پر دخل اندازی کی ہے۔ اس طرح وہ دوسرے ممالک کے نمائندوں پر یہ اثر ڈالنا چاہتے تھے۔ کہ آپ کی حکومت صرف جمہوری اصولوں پر عمل کر رہی ہے۔ اور فرقہ واری سے اس کو کوئی تعلق واسطہ نہیں۔

لیکن ابھی اس شاندار تقریر کی گونج فضا میں لہرا ہی رہی ہے۔ کہ پنڈت جی نے نئی دہلی میں مجمع عام کے سامنے تقریر کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے ہیں۔

"ہم پختہ ارادہ کر چکے ہیں۔ کہ جو وعدہ ہم نے کشمیر کے حکمران سے کیا ہے۔ اسکو تکمیل تک پہنچائیں گے اور اس وقت تک دم نہیں لینگے جب تک آخری حملہ آور کو نکال باہر نہیں کریں گے"۔ (سٹیٹسمین ۷ جون ۱۹۴۸ء نامہ نگار خصوصی)

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت تقریر کے جوش میں پنڈت جی کو بھول گیا۔ کہ چار پانچ روز پہلے وہ کیا فرما چکے ہیں۔ اور یہ سچی بات کہ آپ محض کشمیر کے حکمران کی خاطر کشمیری عوام پر بمباریاں کر رہے ہیں منہ سے نکل ہی گئی۔ کشمیر کے متعلق پنڈت جی کے جذبات معمول سے زیادہ خود رفتگی کی حالت اختیار کر چکے ہیں۔ اس لئے جوش میں آپ وہ دفاعی باتیں بھول جاتے ہیں۔ جو مسئلہ کشمیر کے متعلق آنجناب نے سوچ رکھی ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کی

مجلس علم و عرفان

ہمیں پہلے سے بہت زیادہ قربانی پیش کرنی چاہیئے

مرتبہ:۔ خورشید احمد

لاہور ۲؍احسان۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس احباب میں رونق افروز ہو کر جو نصائح ارشاد فرمائیں۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور نے اپنی مسلسل علالت طبع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اس علالت کی وجہ سے میرے دل میں بار بار یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جماعت میں ہر وقت ایسے آدمی تیار رہنے چاہئیں۔ جو جماعت کی تمام ذمہ واریوں کو اور بوجھ کو اٹھا سکیں۔ یہ کسی قوم کی بڑی بدقسمتی ہوتی ہے کہ کام کرنے والوں کے قائمقام تیار کرنے کی طرف توجہ نہ کرے۔ قومی زندگی کا انحصار کسی ایک نسل پر نہیں رکھا جا سکتا کیونکہ قومی زندگی تو سینکڑوں بلکہ ہزاروں سال تک چلتی چلی جاتی ہے۔ اور انسانوں کی زندگی ساٹھ ستر سال تک پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے۔

فرمایا یہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے۔ کہ ان کی قومی زندگی اور ترقی کا تسلسل بہت کم رہا ہے۔ اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ جو چیز ان کے لئے سب سے زیادہ مبارک تھی۔ اس کو انہوں نے اپنی غلطی کی وجہ سے اپنی تباہی کا موجب بنا لیا۔ ہمارا یہ ایمان اور یقین ہے۔ کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی قدرت نمائی اور اس کے معجزات اور نشانات کا ظہور ہوتا ہے۔ یہی وہ عقیدہ ہے۔ جو اسلام کو دیگر مذاہب سے ممتاز کرتا ہے۔ اسلام دیگر مذاہب کی طرح صرف مذہب ہی نہیں بلکہ ایک زندہ مذہب ہے۔ اور زندہ مذہب کے معنی یہی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے معجزات اور غیر معمولی قدرت نمائی کے نشانات کے ذریعہ سے مصائب و مشکلات میں اس کی مدد کرتا ہے۔ مسلمانوں کی یہ بدقسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہی معجزات ان کے لئے سستی اور غفلت کا موجب بن گئے ہیں۔ جب انہیں کہا جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ذریعہ سے اور اپنے معجزات کے ذریعہ ہمیشہ سے اسلام کی مدد کرتا چلا آیا ہے۔ اور کرتا چلا جائے گا۔ تو بجائے اس کے کہ ان معجزات کو دیکھ کر ان کے قلوب شکرگزاری کے جذبات سے لبریز ہو جائیں۔ اور وہ پہلے سے بھی زیادہ کوشش اور زیادہ محنت کرنے کی طرف مائل ہو جائیں وہ یہ سمجھ کر غفلت کی نیند سو جاتے ہیں۔ کہ چلو ہمیں اب ہاتھ پیر ہلانے کی کیا ضرورت ہے اللہ تعالیٰ آپ ہی سب کام اپنی قدرت نمائی سے کر دیگا۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی سب سے زیادہ قدرت نمائی اور غیر معمولی تائید اور مدد تو ہمارے عقیدہ کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے ظاہر کی تھی۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کے معجزات کا یہ اثر تھا۔ کہ حضور پہلے سے بھی زیادہ ہمت اور استقلال کے ساتھ اسلام کی خدمت میں لگ جاتے تھے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ حال تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے معجزات کو دیکھ کر اپنی کوششوں اور قربانی میں کمی کرنے کی بجائے زیادتی کرتے چلے جاتے تھے۔ تو ہمیں سوچنا چاہیئے اور غور کرنا چاہیئے کہ ہم کون ہیں جو اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی پر انحصار کر کے غافل ہو جائیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تو یہ حال تھا۔ کہ بعض دفعہ اتنی اتنی دیر نماز میں کھڑے رہتے۔ اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دیئے ہیں۔ اور آپ کے لئے اس کے انعام کے اور ترقی کے بڑے بڑے وعدے ہیں۔ تو پھر کیوں آپ بڑھاپے میں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ جب میرے خدا نے مجھ پر اتنے فضل کئے ہیں۔ تو کیا میں اپنے خدا کا شکرگزار بندہ نہ بنوں۔ اب دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تو یہ حال تھا۔ کہ جوں جوں اللہ تعالیٰ کے زیادہ فضل نازل ہوتے۔ آپ اس کی عبادت کرنے اور اس کے دین کی خدمت کرنے میں زیادہ مصروف ہو جاتے۔ لیکن ادھر مسلمانوں کا یہ حال ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر تکیہ لگائے سو جاتے ہیں۔ اور سمجھ لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سب کام خود ہی اپنی قدرت نمائی سے کر دے گا۔

فرمایا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے ہمارے دلوں میں اتنی امنگ اور اتنا جوش ہونا چاہیئے۔ کہ ہم قربانی کو قربانی سمجھیں ہی نہ۔ بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کا ایک فضل سمجھیں۔ اور بجائے اس کے کہ ہمارے اندر کبر اور غرور پیدا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے معجزات کو ہم غفلت میں مبتلا ہونے کا موجب بنا لیں۔ ہمارے اندر ہر وقت یہی جذبہ رہے۔ کہ ہم نے ابھی کوئی بھی کام نہیں کیا۔

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نہایت مخلص اور قدیم صحابی حضرت منشی اروڑا خانصاحب کی مثال دیتے ہوئے فرمایا۔ وہ ہر ماہ اپنی قلیل تنخواہ میں سے جو کچھ پس انداز کرتے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر پیش کر دیتے۔ ان کی بڑی خواہش تھی۔ کہ وہ حضور کو اشرفی پیش کریں۔ لیکن یہ خواہش حضور کی زندگی میں تو پوری نہ ہو سکی۔ بعد میں عہد خلافت ثانیہ میں وہ کچھ اشرفیاں لائے۔ لیکن میرے سامنے انہیں پیش کرتے ہوئے زار زار رونے لگے اور کہنے لگے کہ افسوس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں میں کوئی اشرفی پیش نہ کر سکا۔ اور جب اشرفی پیش کرنے کا موقعہ میسر آیا۔ تو اس وقت حضور اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ حضور نے اس واقعہ کو پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ اب ہمارے آجکل کے نوجوان سوچیں اور غور کریں کہ کیا ان کی قربانی کا بھی یہی رنگ ہے؟ کیا قربانی کرتے وقت ان کے جذبات اور احساسات بھی ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے منشی اروڑے خانصاحب کے تھے؟

کام اب پہلے سے بہت بڑھ چکا ہے۔ گو ہماری تعداد پہلے سے زیادہ ہے۔ لیکن پہلے اگر ہم پر ایک آدمی کی نظر پڑتی تھی۔ تو اب دس کی پڑتی ہے۔ اب ہماری اہمیت کے بڑھنے کے ساتھ ہی ہماری مخالفت کا دائرہ بھی بہت وسیع ہو چکا ہے۔ اس لئے ہمارے نوجوانوں کو پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرنی ہوں گی۔

آج کل

دو اہم تحریکیں ساتھ ساتھ جاری ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) حفاظت مرکز یعنی مرکز حقیقی قادیان دار الامان کی حفاظت اس کا دوسرا نام وقف جائداد و آمد ہے۔

(۲) مرکز پاکستان یعنی پاکستان میں قیام مرکز

کیا آپ نے ان دونوں میں حصہ لیا ہے۔ اور ان کی اہمیت کے مدنظر اپنے وعدوں کے مطابق روپیہ ارسال کر رہے ہیں۔ اگر نہیں تو بہت جلد اس کار خیر میں شامل ہو کر اپنے وعدوں کو پورا کریں۔ تا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثواب کے مستحق ٹھہریں

نظارت بیت المال

سندھ کے احمدی ماخوذین کے لئے درخواست دُعا

سندھ میں ہمارے گیارہ نوجوان واقفین ایک قتل کے الزام میں ماخوذ ہیں۔ ان کے مقدمہ کی سماعت ۲۸ جون ۱۹۴۸ء کو میرپور خاص میں شروع ہوگی۔ بزرگان سلسلہ سے خصوصاً اور احباب جماعت سے عموماً ان کی باعزت رہائی کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ مصیبت ٹالدے اور باعزت بری فرمائے

خاکسار:۔ عبدالرحیم احمد ناصر آباد سٹیٹ سندھ

کم سے کم ہر بالغ فرد کو اس بات کا عہد کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ جلد سے جلد وصیت کر دے۔

(نظارت بیت المال)

اسلامی پردہ
قرآن مجید میں پردہ کا ذکر

(از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس)

(سلسلہ کے لئے دیکھو الفضل مورخہ ۲ جون ۱۹۴۸ء)

تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید خالق فطرت انسانی کا کلام ہے۔ اور اس کے تمام قوانین اور احکام ایسے ہیں جن میں کسی کی اعانت یا طرفداری نہیں پائی جاتی۔ دنیاوی گورنمنٹیں قانون بناتی ہیں۔ سوسائٹیاں اور تجارتی کمپنیاں قواعد بناتی ہیں لیکن انہیں جنبہ داری کا شائبہ پایا جاتا ہے۔ اگر لیبر پارٹی برسر اقتدار ہے تو وہ ایسے قوانین وضع کرتی ہے۔ جن میں ان کی پارٹی کا مفاد زیادہ مدنظر ہوتا ہے کنزرویٹو پارٹی قوانین بناتے ہوئے اپنے مفاد کو زیادہ مدنظر رکھتی ہے عورتیں شاکی ہیں کہ مرد انکے جائز حقوق نہیں دیتے مرد کہتے ہیں کہ عورتیں اپنی حدود سے تجاوز کر رہی ہیں انٹرنیشنل مجالس کمزور حکومتوں کے حقوق کی پرواہ نہیں کرتیں۔ اور طاقتور حکومتیں قوانین بناتے ہوئے اپنے مفاد کو مقدم رکھتی ہیں۔ رعایا چلاتی ہے کہ گورنمنٹ ان پر ظلم کر رہی ہے اور ان کے جائز حقوق نہیں دیتی۔ گورنمنٹیں رعایا سے شاکی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ ان تمام جنبہ داریوں سے بالا ہے۔ اس کے سامنے سب برابر ہیں وہ جیسے مرد کا خالق ہے ویسے ہی عورت کا بھی ہے اس کے سامنے کنزرویٹو لیبر۔ سوشلسٹ سرمایہ دار وغیرہ سب یکساں ہیں اسلئے اس کے قوانین طرفداری سے بالکل منزہ اور پاک ہیں۔

اور اس زمانہ میں خدا تعالے کا جو قانون اپنی اصل صورت میں محفوظ ہے وہ قرآن مجید ہی ہے جس کے متعلق اللہ تعالے فرماتا ہے ھدی للناس کہ وہ تمام لوگوں کیلئے ہدایت اور گائڈ ہے وہ نور ہے وہ میزان ہے وہ قول فصل ہے اور تمام ان تعلیموں کا جامع ہے جو انسانی ہدایت اور ترقی کیلئے ضروری ہیں اور اس میں کوئی ایسی تعلیم نہیں جو عورتوں اور مردوں، حاکموں اور محکوموں اور امیروں اور غریبوں کیلئے ضرر رساں ہو یا اس میں ان کے حقوق پر کسی قسم کی دست اندازی پائی جاتی ہو۔ آؤ۔ اب ہم دیکھیں کہ اس مقدس کتاب میں پردہ کے متعلق اللہ تعالے نے کیا تعلیم دی ہے۔

پردہ کی تین اقسام

قرآن مجید میں تین آیات ایسی ہیں جو زیر بحث موضوع کے متعلق ہیں اور ان پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پردہ تین قسم کا ہے جو تین مختلف حالات سے تعلق رکھتا ہے اور اگر ان تین قسموں کو پردہ عام۔ پردہ خاص اور پردہ خاص الخاص کے نام سے تعبیر کیا جائے۔ تو بجا نہ ہوگا۔

عام پردہ

پردہ عام جس سے میری مراد ہے کہ وہ بعد کی دوسری اقسام کی نسبت سے عام ہے اور اس میں چہرہ کا ڈھانکنا بھی ضروری نہیں ہے اس کا ذکر سورہ نور میں ہے اللہ تعالے گھروں میں داخل ہونے کے لئے مندرجہ ذیل احکام بیان فرماتا ہے۔

۱۔ اے ایمان والو تم سوائے اپنے گھروں کے دوسروں کے گھروں میں بغیر اجازت حاصل کئے مت داخل ہو۔ اور جو ان میں رہتے ہیں ان پر سلامتی بھیجو۔

۲۔ اگر تمہیں اجازت نہ دی جائے تو تم واپس لوٹ جاؤ اور برا نہ مناؤ اور یاد رکھو تمہارا واپس لوٹ جانا ہی تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے

۳۔ ایسے گھروں میں جو غیر مسکونہ ہیں۔ لیکن تمہارا سامان ان میں پڑا ہے تمہیں داخل ہونے کی اجازت ہے۔

دوسرے لوگوں کے گھروں میں داخل ہونے کے لئے مندرجہ بالا قواعد بیان کر کے فرماتا ہے۔

۱۔ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکیٰ لھم ان اللہ خبیر بما یصنعون

اے رسول تو ایمان والوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور غیر محرم عورتوں کو نہ دیکھیں۔ اور اپنے تمام اعضاء کی جو شہوت کے بھڑکنے کا باعث بن سکتے ہیں۔ حفاظت کریں یہ ان کے لئے پاکیزگی کا باعث ہوگا۔ اور یقیناً وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے خوب واقف ہے

۲۔ وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن۔

اور تم ایمان والی عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور غیر محرم مردوں کو مت دیکھیں اور اپنے ان تمام اعضاء کی حفاظت کریں جو بیرونی اثرات کے ماتحت شہوت انگیزی کا موجب ہو سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ فروج سے اعضائے نہانی کے علاوہ ناک کان وغیرہ بھی مراد ہیں۔ جن کے ذریعہ شیطان کا حملہ ہو سکتا ہے مثلاً شہوت انگیز گانے سنکر انسان فتنہ میں پڑ سکتا ہے۔

۳۔ ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا

اور عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر وہی زینت جو خود بخود ظاہر ہو رہی ہو۔

۴۔ ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن

اور عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے سروں اور گریبانوں پر اوڑھنیاں ڈال لیا کریں۔ تاج العروس میں ہے خمار المرأۃ تغطی بہ راسھا کہ اوڑھنی سر کا لباس ہے اسلئے میں نے سر کا بھی ترجمہ میں ذکر کر دیا ہے

۵۔ ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او اٰبائھن الآیۃ اور انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی زینت کسی کے سامنے ظاہر نہ کیا کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے باپ دادوں کے یا اپنے خاوندوں کے باپ دادوں کے یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے یا اپنے بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں کے یا اپنی عورتوں کے یا ان غلاموں کے کہ مالک ہوئے ان کے دائیں ہاتھ یا ان مرد خادموں کے جو صاحب حاجت نہیں جیسے بہت بوڑھے یا ان لڑکوں کے جو کہ ابھی چھوٹے ہیں اور عورتوں کے فنگ پر واقف نہیں۔

۶۔ ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن اور وہ اپنے پاؤں کو زمین پر مار کر نہ چلیں کہ اس زینت کا جو انہوں نے چھپائی ہوئی ہے دوسروں کو پتہ لگے۔

۷۔ وتوبوا الی اللہ جمیعاً ایھا المؤمنون لعلکم تفلحون۔ اے مومنو۔ تم سب کے سب پوری طرح اللہ تعالے کی طرف متوجہ ہو۔ اور اس کے احکام پر عمل کرو تا تم فلاح اور کامیابی حاصل کرو۔ یعنی ان ظاہری احتیاطوں کو مدنظر رکھنے کے باوجود بھی ہم تمہیں یہ نصیحت کرتے ہیں کہ تم اپنی پوری قوت و طاقت کے ساتھ خدا کی طرف جھکو اور ہر قسم کی ناپاکی سے توبہ کرو۔

اس آیت سے مخالفین پردہ نے یہ استدلال کیا ہے کہ اگر مروجہ پردہ اسلامی پردہ تسلیم کیا جائے تو اس آیت میں جو غض بصر کا حکم دیا گیا ہے۔ اسکی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ غض بصر کا حکم دینا صاف طور پر بتاتا ہے کہ عورتیں چہرہ کا پردہ نہیں کرتی تھیں اگر وہ کرتی ہوتیں تو اس حکم کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ مروجہ پردہ میں یہ تو درست ہے کہ مرد عورتوں کے چہرہ کو نہیں دیکھ سکتے لیکن عورتیں تو دیکھ سکتی ہیں اسلئے عورتوں کو غض بصر کا حکم دیا جانا درست تھا اور مرد چونکہ اکثر اوقات باہر کام کرتے ہیں۔ جہاں دوسرے مذاہب کی ایسی عورتوں نے بھی چلنا تھا۔ جو پردہ کی قائل نہیں اسلئے مومن مردوں کو بھی حکم دیا جانا ضروری تھا۔ پس مخالفین پردہ کا اس آیت سے یہ استدلال کرنا کہ عورتوں کے لئے چہرہ کا ڈھانکنا شرعی پردہ نہیں ہے درست نہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اس آیت سے پہلے دوسرے لوگوں کے گھروں میں جانے کا ذکر ہے اور جب انسان کسی کے گھر جائیگا۔ تو وہاں ضروری نہیں کہ عورتوں کے لئے علیحدہ کمرے ہوں۔ اور ملاقات کے لئے علیحدہ بلکہ اکثر لوگوں کے مکانات ایسے ہی تھے اور ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ عام زمینداروں کے۔ پس جب انسان کسی کے مکان پر ملاقات کے لئے جائے گا۔ تو گھر میں عورتیں بھی ہونگی جو گھر کے کاموں میں مصروف ہونگی۔ تو ایسے مقامات کیلئے اللہ تعالے نے مندرجہ بالا احکام بیان فرمائے ہیں۔ جن کی پابندی انسان کو فتنہ و ٹھوکر سے بچا سکتی ہے اور پاکیزگی خیالات اور صفائی جذبات کا موجب ہے۔ زائرین کے لئے فرمایا کہ وہ غض بصر کریں۔ اور عورتیں جو گھر میں کام کر رہی ہوں۔ ان کی طرف نہ دیکھیں۔ اور بالمقابل عورتوں کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی غض بصر کریں اور ساتھ ہی فرمایا کہ وہ حتی الامکان اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں اور اپنے سر اور گریبان پر اوڑھنی ڈال لیں یعنی یورپین تمدن کے برعکس وہ نہ اپنا سر ننگا رکھیں اور نہ ہی اپنی چھاتیاں ظاہر رکھیں بلکہ قمیض کے اوپر ایک کپڑا ڈال لیں اور اپنے کام میں لگی رہیں نیز دلی پاکیزگی اور ثبت کی صلاحیت قائم رکھنے کیلئے فرمایا کہ تم اپنے پاؤں کو زمین پر مار مار کر مت چلو۔ کہ وہ زینت جو پوشیدہ ہے اس کا علم دوسروں کو ہو۔ الغرض کسی رنگ میں بھی تمہارے دل میں اپنی زینت کے اظہار کا خیال پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔

اس کے بعد اللہ تعالے نے ان قریبی رشتہ داروں کا ذکر فرمایا ہے جن کے سامنے وہ کھلے چہرہ آ سکتی تھیں اور زینت ظاہر کر سکتی تھیں۔

زینت سے کیا مراد ہے

ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ہیں لفظ زینت کی تشریح میں علماء نے اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ زینت سے مراد زیور کپڑے اور مہندی اور سرمہ۔ سرخی اور پوڈر وغیرہ ہیں۔ اور بعض نے نیچرل بیوٹی یعنی بدنی خوبصورتی اور تناسب اعضاء کو بھی شامل کیا ہے۔ اور الا ما ظھر منھا سے ہاتھ اور چہرہ مراد لی ہے جو عادتاً انسان کو کھلے رکھنے پڑتے ہیں۔ خصوصاً غریب عورتوں کو جنہیں اپنے گذارے کیلئے کام کرنا ہوتا ہے حقیقت یہ ہے کہ زینت سے مراد ہر قسم کی زینت ہے اور قرآن مجید میں زینت کا اطلاق بدنی خوبصورتی اور زیور اور لباس کیلئے ہوا ہے زیور کیلئے جیسے لیعلم ما یخفین من زینتھن اور آیت حملنا اوزارا من زینۃ القوم ہیں اور لباس اور آرائش بدنی کے لئے آیت موعدکم یوم الزینۃ اور آیت خذوا زینتکم عند کل مسجد ہیں۔ آخری آیت میں زینت سے مراد لباس ہے جیسا کہ احادیث میں اس آیت کی تفسیر میں مذکور ہے بدنی خوبصورتی خواہ بلحاظ رنگت یا بلحاظ تناسب اعضاء کے لئے جیسا کہ آیت (غیر متبرجات بزینۃ ہیں لیکن آیت زیر بحث میں ہر قسم کی زینت مراد ہے الا ما ظھر منھا سے مراد ہر وہ زینت ہے جو ہر عورت کے حالات کے ماتحت مجبوراً ظاہر ہو رہی ہو۔ مثلاً ایک دیہاتی عورت جسے اپنے خاوند کے ساتھ کام کرنا ہوتا ہے ایک مسلمان خادمہ عورت جس نے اپنے گذارہ کے لئے خرید و فروخت کرنا ہوتی ہے یا مریضہ جسے ڈاکٹر کو اپنے بدن کا حصہ دکھانا پڑتا ہے۔ غرضیکہ تمام مختلف حالات کے ماتحت جس حصہ زینت کے ظاہر کئے بغیر وہ کام نہ ہو سکتا ہو اس کا یہاں استثناء کیا گیا ہے اس آیت میں نہ ہاتھوں کا ذکر ہے نہ چہرہ کا۔ نہ زیور کا ذکر ہے نہ لباس کا بلکہ بحالات مجبوری جس حصہ زینت کا چاہے بدنی زینت ہو یا غیر بدنی ظاہر کئے بغیر چارہ نہ ہو اس کے ظاہر کرنے کی اجازت دی گئی ہے ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن میں بھی بدنی زینت کو چھپانے کی تجویز بتائی گئی ہے یعنی اپنا سر گردن چھاتیاں ڈھانک کر رکھیں۔

بعض نے اس آیت سے چہرہ کا پردہ بھی نکالا ہے اور اوڑھنیوں کے اوپر لینے سے مراد انہوں نے سر پر سے نیچے کی طرف اوڑھنی کا کھینچنا مراد لیا ہے جو گھونگھٹ کی شکل میں ہوتا ہے مگر جیسا کہ میں اوپر لکھ آیا ہوں اگر یہاں چہرہ کا پردہ نہ بھی مراد لیا جائے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ آیت ایسے مقامات سے متعلق ہے جہاں عورتوں نے کام کرنا ہوتا ہے اور ایسے وقتوں میں انہیں ہاتھ اور منہ کھلے رکھنے پڑتے ہیں لیس جہاں کہیں ایسی صورت ہو۔ اس کے لئے یہی حکم ہوگا۔ اگر کسی جگہ عورتوں کی میٹنگ ہو رہی ہے اور وہاں کوئی مرد چلا جائے تو اسے اور عورتوں کو غض بصر کرنا ہوگا اور ایک دوسرے کو دیکھنے سے باز رہنا ہوگا۔

غض بصر میں حکمت

قرآن مجید کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ بدی کو جڑ سے پکڑتا ہے اور ان تمام افعال سے روکتا ہے جو بدی کی طرف لیجانے والے ہوتے ہیں چنانچہ زنا اور بدکاری کا سب سے پہلا اور بڑا ایجنٹ آنکھیں تھیں اسلئے ان پر پابندی عائد کر دی کہ نامحرم مرد اور عورتیں ایک دوسرے کو دیکھنے سے باز رہیں یہ ان کے لئے پاکیزگی کا باعث ہوگا۔ اور یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ ایک دوسرے کو دیکھنا ہی محرک شہوات ہوا کرتا ہے اور اس حقیقت کا سوائے متجاہل اور خود غرض کے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اردو میں یہ مصرع مشہور ہے ؎

خب آنکھیں چار ہوتی ہیں محبت آہی جاتی ہے

اور ایک عربی شاعر کہتا ہے ؎

کل الحوادث مبدأھا من النظر
ومعظم النار من مستصغر الشرر
والمرء مادام ذا عین یقلبھا
فی اعین العین موقوف علی الخطر
کم نظرۃ فعلت فی قلب فاعلھا
فعل السھام بلا قوس ولا وتر
یسر ناظرہ ما ضر خاطرہ
لا مرحبا بسرور عاد بالضرر

بہت سے حوادث ایسے ہیں کہ ان کی ابتدا نظر سے ہوتی ہے جیسے بہت بڑی آگ چھوٹے سے چنگارہ سے پیدا ہوتی ہے . . . .

. . . .

اور جبتک کوئی مرد اپنی آنکھ خوبصورت عورتوں کی آنکھوں سے ملاتا رہے گا۔ وہ یقیناً خطرہ کے کنارے پر کھڑا ہوگا۔ کتنی ہی نظریں ہیں جنہوں نے دیکھنے والے کے دل پر بغیر کمان و تر کے تیر کا سا کام کیا۔ اس کی آنکھ کو وہ چیز خوش لگتی ہے جو اس کے دل کو ضرر رساں ہے ایسی خوشی کو مرحبا کیا کہنا جو انجام کار ضرر رساں ثابت ہو۔

اسی طرح اس زمانہ کا سب سے بڑا مصری شاعر کہتا ہے۔

نظرۃ فابتسامۃ فسلام
فکلام فموعد و لقاء

گو مرد و عورت میں جو تعلق پیدا ہوتا ہے اس کا سب سے پہلا باعث ایک دوسرے کو دیکھنا ہوتا ہے۔ اور دیکھنے کے نتیجہ میں ان کے دلوں میں ایک جذبۂ شوق و محبت پیدا ہوتا ہے۔ حسین کی لبوں پر مسکراہٹ غمازی کرتی ہے پھر سلام و پیام کا سلسلہ شروع ہوتا ہے پھر گفتگو ہوتی ہے پھر وعدہ ہوتا ہے پھر شرم اور جھجک کی روک دور ہو جاتی ہے اور علیحدگی میں ان کی آپس میں ملاقات ہوتی ہے پس عام طور پر انسان بڑی بدی کے ارتکاب پر یکدم جرأت نہیں کیا کرتا۔ بلکہ تدریجی طور پر اس کی طرف قدم اٹھاتا ہے پس مصری شاعر نے مندرجہ بالا شعر میں ان ابتدائی ایجنٹوں کا ذکر کر دیا ہے۔ جو بدی اور فحشاء کی طرف انسان کو لیجاتے ہیں۔ اور سب سے پہلا ایجنٹ نظر ہے اسی لئے اسلام نے غض بصر کا حکم دیا۔ اور انجیل کی طرح یہ حکم نہ دیا کہ صرف بدنظری اور شہوت کے خیال سے نامحرم عورتوں کو مت دیکھ جس کے بلیش نظر عیسائیوں نے پاک نظر سے دیکھنا روا رکھا۔ جس کے نتیجہ میں پاک بوسہ اور پاک معانقہ بھی ایجاد ہو گیا۔ اس پاک نظر نے ان لوگوں کی بھی طہارت و پاکیزگی کو قائم نہ رہنے دیا۔ جنہوں نے رہبانیت اختیار کی تھی۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فرماتا ہے کہ عیسائیوں میں سے رہبانیت اختیار کرنے والے بھی اپنے عہد پر قائم نہ رہے واکثرھم فاسقون آج ان کی اکثریت فاسق ہے اور فسق و فجور میں مبتلا ہے لیکن قرآن مجید نے یہ تعلیم دی کہ تو غیر محرم عورت کو ہر گز نہ دیکھ نہ بدنظری سے اور نہ نیک نظری سے کہ یہ سب تمہارے لئے ٹھوکر کی جگہ ہے بلکہ چاہیئے کہ نامحرم کے سامنے آنے کے وقت تیری آنکھ خوابیدہ سی رہے تا نامحرم کی صورت تیری آنکھ میں نہ جمے اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔ لا تتبع النظرۃ النظرۃ فان لک الاولیٰ ولیست لک الاخرۃ یعنی جب تیری نظر کسی عورت پر اتفاقاً پڑ جائے تو دوسری دفعہ اُسے مت دیکھ کیونکہ پہلی دفعہ کا دیکھنا تجھے معاف ہے لیکن دوسری بار دیکھنا ناجائز ہے۔ (باقی)

درخواستہائے دُعا

(۱) میری امی گذشتہ پانچ سال سے بیمار ہیں فسادات سے دو ایک ماہ پہلے طبیعت قدرے سنبھل گئی تھی۔ لیکن ان صدموں کی وجہ سے بیماری پھر غالب آ گئی۔ پچھلے دنوں تو حالت بہت زیادہ نازک ہو گئی تھی۔ گو اب مقابلۃً افاقہ ہے اور حالت خطرے سے باہر ہے لیکن شفاء کاملہ کیلئے اکابر ملت کی درد بھری دعاؤں کی بہت زیادہ ضرورت ہے لہذا ملتجی ہوں کہ احباب انہیں اپنی خاص نیم شبی دعاؤں میں یاد رکھیں۔
خاک نشین ثاقب زیروی ادارہ الفضل لاہور

(۲) خاکسار کے والد بزرگوار قمر الدین صاحب انچولی ضلع میرٹھ کے خلاف بعض مخالفین احمدیت نے ایک شدید قسم کا مقدمہ دائر کر دیا ہے احباب جماعت سے اور خصوصاً صحابہ کرام درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مقدمہ میں ان کی بریت فرمائے۔ اور آئندہ بھی دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین اللھم آمین والسلام
کبیر الدین متعلم درجہ ثالثہ مدرسہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ

(۳) میرا لڑکا چند روز سے بہت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔ نیز مجھے اللہ تعالیٰ خدمت سلسلہ اور اعمال صالحہ کی توفیق دے۔
(عبدالرحمٰن (مہر سنگھ) صدر انجمن احمدیہ پھلوال

(۴) میری چھوٹی ہمشیرہ رضیہ عرصہ ایک ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ صاحب فراش ہے احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (خاکسار رشید احمد ملک)

(۵) احمدی طلباء انجینئرنگ سکول رسول ضلع گجرات کا امتحان ۲۳ جون کو ہو رہا ہے اسلئے سب اصحاب اور خاص طور پر درویشان قادیان دارالامان کی خدمت میں نہایت انکساری کے ساتھ درخواست ہے کہ ان سب کی نمایاں کامیابی کے لئے ہمیشہ اپنی اپنی درد بھری دعاؤں میں یاد رکھا کریں۔
منور الدین احمد انجینئرنگ سکول رسول ضلع گجرات

(۶) ایک دوست عبد الحمید صاحب گذشتہ فسادات میں زخمی ہوئے تھے ابھی تک انہیں صحت نہیں ہوئی ہسپتال والوں نے پلستر کیا ہوا ہے۔ جو ۱۲/۶/۴۸ کو کھولا جائے گا۔ احباب سے درخواست ہے کہ درد دل سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(چوہدری محمد منیر کلرک دفتر الفضل لاہور)

پچیس فیصدی سے زائد چندہ کی تحریک

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو تحریک فرمائی تھی کہ:-

"اس مصیبت کے وقت میں زیادہ کماؤ۔ کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فیصدی آنا چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی خدا تعالیٰ توفیق دے جو یہ بھی نہیں دے سکتا۔ ۲۵ فیصدی ہی دے"

حضور کی اس مبارک تحریک میں جن مخلصین نے حصہ لیا ہے۔ ان کی ایک فہرست پہلے شائع ہو چکی ہے۔ بقیہ فہرست اب درج کی جا رہی ہے

بقیہ احباب ریلوے اسٹیشن کوئٹہ

۱۴۔ خان فیض الحق صاحب ۲۵ فیصدی
۱۵۔ محمد امین صاحب " "
۱۶۔ عبد الرحمٰن صاحب " "
۱۷۔ قریشی نذیر احمد صاحب " "
۱۸۔ حکیم ظفر احمد صاحب " "
۱۹۔ مرزا اعظم بیگ صاحب " "
۲۰۔ حاجی غلام احمد صاحب " "
۲۱۔ محمد عیسیٰ جان صاحب " "
۲۲۔ شیخ عبد الواحد صاحب " "
۲۳۔ منظور احمد صاحب " "
۲۴۔ صوبیدار نواب دین صاحب ۳۳ فیصدی
۲۵۔ شیخ فضل الحق صاحب ۲۵ فیصدی
۲۶۔ محمد عبد الرشید صاحب " "
۲۷۔ محمد سعید صاحب " "
۲۸۔ مستری محمد حسین صاحب " "
۲۹۔ ماسٹر محمد یوسف صاحب " "
۳۰۔ محمود احمد صاحب " "
۳۱۔ بابو محمد عبد اللہ صاحب " "
۳۲۔ عبد الحمید صاحب " "
۳۳۔ غلام احمد صاحب " "
۳۴۔ محمد علی صاحب " "
۳۵۔ محمد ابراہیم صاحب " "
۳۶۔ میاں بشیر احمد صاحب " "
۳۷۔ قاضی شریف الدین صاحب " "
۳۸۔ صوبیدار عبد الحق صاحب " "

منظفر نگر

۱۔ حافظ رحمت الٰہی صاحب ۱۵ فیصدی
۲۔ برکت اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر " "
۳۔ بشیر احمد صاحب " "
۴۔ محمد حنیف صاحب ۱۵ فیصدی
۵۔ اہلیہ صاحبہ محمد حنیف صاحب " "

امروہہ

۱۔ ارشاد احمد صاحب ۱۵ فیصدی
۲۔ ضمیر احمد صاحب " "
۳۔ عبد الحمید صاحب " "
۴۔ اسرار احمد صاحب کلرک " "
۵۔ علاؤ الدین صاحب " "
۶۔ عبد الواحد صاحب " "
۷۔ ریاضت احمد صاحب " "

لکھنؤ

۱۔ سیٹھ خیر الدین صاحب ۵۰ فیصدی
۲۔ اختر حسین صاحب ۱۵ فیصدی
۳۔ مستری عبد الکریم صاحب " "
۴۔ فضل رب عمر صاحب " "
۵۔ قریشی مختار احمد صاحب ۲۵ فیصدی

سردار نگر

۱۔ چوہدری عبد اللہ صاحب ۱۵ فیصدی
۲۔ اہلیہ چوہدری عبد اللہ صاحب " "
۳۔ چوہدری جان محمد صاحب " "
۴۔ چوہدری عبد اللطیف صاحب " "
۵۔ اہلیہ عبد اللطیف صاحب " "
۶۔ رضا حسین صاحب " "

نظارت بیت المال (باقی آئندہ)

ضروری اعلان

(متعلق تقرر عہدیداران جماعت احمدیہ)

انتخاب عہدیداران مقامی کرتے وقت اکثر جماعتیں صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۸۱۸ الف کو مدنظر نہیں رکھتیں لہٰذا ان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انتخاب عہدیداران کرتے وقت قاعدہ ۸۱۸ الف کو مدنظر رکھیں۔ قاعدہ ۸۱۸ الف "پریذیڈنٹ۔ امیر یا سیکرٹری مال کیلئے لازمی ہے کہ وہ کسی نہ کسی مجلس میں شامل ہوں کوئی امیر نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اور کوئی پریذیڈنٹ نہیں ہو سکتا جبتک کہ وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اور کوئی سکرٹری نہیں ہو سکتا۔ جبتک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اگر اس کی عمر پندرہ سال سے اوپر اور چالیس سال سے کم ہو۔ تو اس کے لئے خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا لازمی ہوگا۔ اور اگر وہ چالیس سال یا اس سے اوپر ہے تو اس کے لئے انصار اللہ کا ممبر ہونا لازمی ہوگا" ریزولیوشن ۳۲۱ / ۲۱-۶-۴۳ (نظارت بیت المال)

مشرقی پنجاب اور ہندوستان کے موصی صاحبان

اپنے موجودہ پتوں سے اطلاع دیں

۱۔ امۃ الہادی صاحبہ بنت محمد مستقیم صاحب ٹیکس انسپکٹر وصیت ۶۷۴۰
۲۔ فضل محمد صاحب ولد میاں خیر الدین صاحب فیروزپور وصیت ۶۷۴۵
۳۔ غلام فرید صاحب ولد حاکم دین صاحب فیض اللہ چک گورداسپور وصیت ۶۷۵۴
۴۔ عبد الغفار کلرک عبد اللطیف ولد ڈاکٹر عبد السمیع صاحب انبالہ کینٹ وصیت ۶۷۷۱
۵۔ عبد اللطیف ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب دار الشکر قادیان وصیت ۶۷۷۳
۶۔ عبد الغفار غلام حیدر تلونڈی کلاں ضلع گورداسپور وصیت ۶۷۷۷
۷۔ خلیق احمد ولد صدیق احمد صاحب بریلی وصیت ۶۷۸۴
۸۔ حبیب احمد ولد حافظ سخاوت حسین صاحب ۶۷۸۶
۹۔ جعفر علی ولد شیخ محمد صاحب خدمت خلق قادیان وصیت ۶۷۸۹
۱۰۔ کیپٹن اقبال احمد شمیم جھانسی یوپی وصیت ۶۸۰۱
۱۱۔ شیخ نور الدین ولد شیخ پیر اندتہ صاحب ٹیکس سپرنٹنڈنٹ پٹھانکوٹ وصیت ۶۸۰۲
۱۲۔ قاضی عبد الحمید صاحب فیض اللہ چک گورداسپور وصیت ۶۸۰۳
۱۳۔ عبد الحمید صاحب انسپکٹر ذوکانات موگا فیروزپور ۶۸۰۴
۱۴۔ سید فضل احمد صاحب سابق ٹیچر تعلیم الاسلام کالج قادیان وصیت ۶۸۰۵
۱۵۔ مرزا اجمل بیگ صاحب حلقہ مسجد مبارک قادیان وصیت ۶۸۰۷
۱۶۔ عزیز الدین صاحب ٹیلر حلقہ مسجد مبارک قادیان وصیت ۶۸۳۷
۱۷۔ ایم فضل کریم صاحب ولد محکم الدین صاحب لکھنؤ رجموں وصیت ۶۸۴۰
۱۸۔ رحمت علی صاحب ولد گلاب الدین صاحب آئرن میٹل ورکس قادیان وصیت ۶۸۴۶
۱۹۔ نیاز احمد صاحب ولد نصر اللہ صاحب دار الفضل قادیان وصیت ۶۸۶۴
۲۰۔ دولت محمد صاحب ولد شمس الدین صاحب کلکتہ وصیت ۶۸۷۴
۲۱۔ فضل بی بی صاحبہ بیوہ میاں اللہ دتہ صاحب دار العلوم قادیان وصیت ۶۸۸۵
۲۲۔ محمد عالم صاحب ولد قدرت اللہ صاحب دار السعۃ قادیان وصیت ۶۸۸۶
۲۳۔ محمد اسحاق صاحب ارشد منڈی فرید کوٹ (اسٹیٹ) وصیت ۶۸۹۵
۲۴۔ محمد حسین صاحب ولد گلاب الدین صاحب دار الرحمت قادیان وصیت ۶۸۹۷
۲۵۔ شیخ عبد اللہ صاحب ولد پنڈت نہال چند صاحب دار الفتوح قادیان وصیت ۶۸۹۹
۲۶۔ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب فیض اللہ چک گورداسپور وصیت ۶۹۰۳
۲۷۔ بدر الدین صاحب ولد میاں شمس الدین صاحب دار الفضل قادیان وصیت ۶۹۱۰
۲۸۔ مرزا ارشد بیگ ولد مرزا امین بیگ صاحب پٹی ضلع فیروزپور وصیت ۶۹۱۸
۲۹۔ شیخ رحمت اللہ صاحب ولد غلام محمد صاحب امرتسر وصیت ۶۹۵۶
۳۰۔ حسین بخش صاحب دنجوال ضلع گورداسپور وصیت ۶۹۵۷
۳۱۔ ڈاکٹر شیخ محمد ظہور صاحب دار البرکات قادیان وصیت ۶۹۵۹

کشمیر ریلیف کا ہفتہ

لاہور ۸ر جون سے کشمیر ریلیف کے سلسلے میں ایک ہفتہ منایا جا رہا ہے لہذا ڈسٹرکٹ کشمیر ریلیف کمیٹی نے اشیاء ضروریہ کی فراہمی کیلئے مندرجہ ذیل مراکز کا اعلان کیا ہے ان مراکز پر ان اشیاء کے علاوہ نقد امداد بھی لی جائے گی۔ (۱) دفتر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع کچہری لاہور (۲) دفتر صوبہ مسلم لیگ پنجاب میکلوڈ روڈ لاہور (۳) دفتر کشمیر مسلم کانفرنس ۲۴ ریلوے روڈ (۴) دفتر راشننگ کنٹرولر میکلوڈ روڈ لاہور۔ اور تمام دفتر آباد کاری۔ واضح رہے کہ کشمیر کی آزاد فوجوں کے سپاہیوں کے لئے مندرجہ ذیل اشیاء کی ضرورت ہے۔ کپڑے۔ جوتے۔ چائے سگریٹ۔ خشک سبزیاں تمباکو۔ دوائیاں۔ پٹیاں کتابیں۔ تیل سرسوں۔ صابن۔ بسکٹ وغیرہ (نامہ نگار)

کمیشن کے اختیارات میں توسیع پاکستان کی فتح ہے

لندن ۸ر جون۔ اقوام متحدہ سے متعلق لندن کے سیاسی حلقے .... کشمیر کمیشن کے اختیارات میں توسیع کو پاکستان کی ایک واضح فتح سے تعبیر کر رہے ہیں۔ لیک سکسس میں اس معاملہ کے پیش ہونے کے وقت ہی پاکستان نے یہ ظاہر کر دیا تھا کہ ہند اور پاکستان کے درمیان متنازعہ فیہ مسائل قضیہ کشمیر تک محدود نہیں رہ سکتے اور اگر کوئی ایسی بنیاد حاصل کرنی ہے جو معاہدہ کا کام دے سکے تو جوناگڑھ اور مسلمانوں کو باقاعدہ طور پر ختم کرنے کے مسائل بھی مجلس تحفظ کے زیر غور آنے چاہئیں۔ ابتداءً مجلس تحفظ استصواب رائے کی وسیع پیچیدگیوں کی وجہ سے ضمنی سوالوں کو شامل کرنے میں متامل تھی۔ اب جبکہ یہ معاملہ اصولی طور پر طے ہو گیا ہے تو مجلس نے کمیشن کی تحقیقات کا دائرہ وسیع کر دیا ہے اور یہ وسعت زیادہ تر پاکستان کی خواہش کے مطابق ہے۔ جیسا کہ مبصرین کا خیال ہے اس کی وجہ سے پاکستان کی حیثیت مضبوط ہو جاتی ہے کیونکہ اگر کشمیر کے متعلق کوئی اطمینان بخش تصفیہ نہ ہو سکا۔ تو جوناگڑھ کے متعلق کوئی مفید مطلب کارروائی کی جا سکے گی۔ مجلس تحفظ کے اس فیصلہ سے ہند کی حیثیت مدافعانہ ہو گئی ہے کیونکہ اب پاکستان کشمیر میں قبائلیوں کو جانے سے نہ روکنے کے الزام کا جواب دے سکتا ہے کہ تم جوناگڑھ میں داخل ہوئے جو پاکستان میں شامل ہو چکا تھا۔ اس بنیاد پر کہ وہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے تھی کشمیر میں مسلمانوں کی اکثریت ہے

میو ہسپتال کے ملازمین کے مطالبات

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۸ر جون

میو ہسپتال کے ملازمین نے اپنے مطالبات کا میمورنڈم منتظمین ہسپتال اور حکومت کی خدمت میں پیش کر دیا ہے اس احتجاجی میمورنڈم میں بالتصریح اسباب کا ذکر کیا گیا ہے کہ اگر مقررہ میعاد کے اندر اندر اُن کے مطالبات کو پورا نہ کیا گیا تو ملازمین کام چھوڑنے پر مجبور ہو جائینگے ان ملازمین کے مطالبات یہ ہیں:-

۱- بارہ گھنٹے کی بجائے روزانہ ہر ملازم سے آٹھ گھنٹے کام لیا جایا کرے۔ (۲) ہر ملازم کی کم از کم تنخواہ پچاس روپے ہو الاؤنس اس تنخواہ کے علاوہ دیا جائے۔ (۳) سال میں کم از کم ایک ماہ کی رخصت باتنخواہ دی جائے۔ (۴) ملازمت ختم ہونیکے بعد پنشن بھی دی جائے۔

روس کے ساتھ سفارتی تعلقات

کراچی ۸ر جون۔ پاکستان کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ اس افواہ میں صداقت کا شائبہ تک نہیں کہ حکومت پاکستان نے روس کے ساتھ سفیروں کے تبادلہ کے معاملہ کو کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

عربوں کے اطمینان کے بغیر مشرق وسطیٰ میں امن نہیں ہو سکتا

دمشق ۸ر جون۔ کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں شام کے وزیر اعظم جمیل مردام بے نے کہا کہ "ہم کو توقع ہے کہ اقوام متحدہ کی جمہوری حکومتیں یہ سمجھ لینگی کہ عرب مشرق وسطیٰ میں جمہوری اصولوں پر عامل ہیں اور یہ کہ عربوں کی کامیابی اقوام متحدہ کی بھی فتح ہو گی"۔ مردام بے نے کہا۔ کہ مشرق وسطیٰ میں اس وقت تک امن نہیں ہو سکتا جبتک کہ عرب مطمئن نہ ہو جائیں انہوں نے کہا کہ عرب دو محاذوں پر جنگ کر رہے ہیں سیاسی اور عسکری اور" میں مغالطہ میں مبتلا ہوئے بغیر یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہر دونوں محاذوں پر بہت کامیابی سے عمل کر رہے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ "عرب لیگ کے آخری اجلاس کا واضح نتیجہ عربوں کے غیر منقسم اتحاد کا مظاہرہ ہے۔ نام نہاد حکومت اسرائیل کی تباہی اور تقسیم کی اسکیم کے خاتمہ کے مقاصد حاصل کرنے کی جدوجہد ہمارا سب سے طاقتور ہتھیار ہے۔ یہ ہمارے مقاصد ہیں اور ہم اسلحہ اور سیاسیات کی مدد سے انہیں حاصل کر کے رہینگے۔

عارضی صلح کے دوران میں یہودیوں کا داخلہ بند کر دیا جائیگا

لیک سکسس ۸ر جون اسرائیل کی طرف سے سکیورٹی کونسل کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ حکومت اسرائیل اس بات پر رضامند ہو گئی ہے کہ عارضی صلح کے دوران میں ایسے یہودیوں کو فلسطین میں آنے سے روکا جائے جو فوجی خدمات سرانجام دینے کے قابل ہوں۔

جرمنی کے مستقبل پر غور

پیرس ۸ر جون۔ جرمنی کے مستقبل کے متعلق مذاکرات میں روس کو بھی شرکت کرنیکا ایک موقعہ دیا جائیگا برطانیہ۔ امریکہ۔ فرانس بلجیئم۔ نیدرلینڈ اور لکسمبرگ کے مابین لندن میں جو معاہدہ ہوا ہے اسکی ایک نقل اسکی اشاعت سے ۲۴ گھنٹے پیشتر روس کو دی جائیگی صدر فرانس ایم اوریل اور فرانس کے تجربہ کار سوشلسٹ لیڈر ایم لیون بلم نے حکومت فرانس پر زور دیا ہے کہ وہ مغرب کی نئی گفت و شنید میں روس کو بھی شامل کرنے کی کوشش کرے

پاکستان میں توسیع تعلیم پر غور و خوض کیلئے مشاورتی بورڈ کا اجلاس

تمام صوبوں کے وائس چانسلروں نے شرکت کی

کراچی ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۸ جون

پاکستان میں ترویج و اشاعت تعلیم کے سلسلے میں مشاورتی بورڈ کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔ اس میں تمام صوبوں کے وائس چانسلروں اور پبلک انسٹرکشن کے ڈائرکٹروں کے علاوہ متعدد دیگر سرکاری و غیر سرکاری ارکان نے شمولیت کی۔ ایف۔ سی۔ کالج لاہور (عیسائی) کے پرنسپل ڈاکٹر رائس اور مشرقی بنگال کی طرف سے اقلیتوں کے نمائندہ پروفیسر راجکمار چکرورتی شامل ہوئے۔ مرکزی تعلیمی ڈویژن کی رپورٹیں اور دیگر سرگرمیوں کی تفصیلات بورڈ کو پہنچ چکی ہیں ان سب رپورٹوں کے ملاحظے کے بعد بورڈ نے چند ایک اصول وضع کئے ہیں۔ جن میں [illegible] بحیثیت مجموعی دینی تعلیم کو سمونے اور آئندہ نسلوں میں استقلال۔ اخوت اور انصاف کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے مسودہ شامل ہیں۔ انہی اصولوں کے تحت اساتذہ کا معیار زیست بلند کرنے نصاب اور سلیبس میں تبدیلیوں اور عملی نشریات کے متعلق ہدایات بھی دی گئی ہیں۔ ان مشوروں اور تجاویز کے علاوہ بورڈ نے ایک سوالنامہ تیار کیا ہے جس کے مطابق پاکستان بھر میں تعلیم کو عام کرنے کے متعلق سہولتوں کے طریق سوچے جائیں گے۔

بورڈ کا اجلاس کل پھر منعقد ہو گا جس میں تعلیمی اداروں میں طریق تعلیم و تادیب کے معاملوں پر غور و خوض کیا جاوے گا۔

مسٹر رفیع بٹ کے اعزاز میں چائے

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۸ر جون

ناردرن پاکستان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری لاہور نے چیمبر کے وائس پریذیڈنٹ مسٹر ایم۔ رفیع بٹ کے اعزاز میں دعوت چا۔ دی۔ واضح رہے کہ مسٹر رفیع بٹ سان فرانسسکو میں ہونے والی کانفرنس میں بطور ڈیلیگیٹ جا رہے ہیں۔ چیمبر کے ممبران کے علاوہ مسٹر آئی۔ یو۔ خان مسٹر اختر حسین چیف سیکرٹری۔ حافظ عبدالمجید مسٹر لطیف اور دیگر معززین نے شرکت کی۔

سیلون میں متعینہ پاکستانی ٹریڈ کمشنر سیالکوٹ میں

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۸ جون

سیالکوٹ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ اتوار کو یہاں سیلون میں متعینہ ٹریڈ کمشنر پاکستان مسٹر محمد سلیم صاحب تشریف لائے۔ آپ نے ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے ہمراہ انڈسٹریز کے دفاتر دیکھنے کے علاوہ سپورٹس ڈیلرز اور سپورٹس سپلائرز۔ ربڑ۔ کٹ۔ سرجیکل اور دیگر صنعتی بیوپاریوں سے ملاقات کی۔ دیر تک سیلون میں پاکستان کے مال کیلئے راہ پیدا کرنے کے معاملہ پر غور و خوض ہوتا رہا۔ سیالکوٹ انڈسٹریز کے ملاحظے کے بعد مسٹر محمد سلیم نے اس امید کا اظہار کیا کہ اگر حکومت کی طرف سے حوصلہ افزائی ہوتی رہی۔ اور افزائش کاروبار کا کام اس رفتار سے چلتا رہا۔ تو سیالکوٹ عنقریب پاکستان کا مشہور صنعتی شہر بن جائے گا۔